انبیاء کرام کی بشریت و ملکوتیت

(از جناب مولوی محمد ایوب صاحب عثمانی۔ اورنگ آباد ضلع گیا)

اگرچہ دائرۂ بشریت میں نبوت و رسالت کا وجود انسانی کسب و اکتساب کا نتیجہ نہیں ہے اور انبیاء و رسل کا بزرگ وجود عام مجمع انسانی سے بہت بلند ہوتا ہے لیکن اس اعتبار سے کہ تمام انسانی اوصاف ان میں موجود ہوتے ہیں اور ان بزرگوں کی جماعت نسل انسانی سے خارج نہیں ہوتی، یہ تسلیم کرنا ضروری ہوتا ہے کہ نبیوں اور رسولوں کی جماعت میں کا ہر نبی و رسول بشر تھا۔ اگر قرآن ان کی بشریت کا ذکر نہ بھی کرتا تو یقیناً ان کی بشریت ثابت تھی لیکن باوجود اسکے قرآن نے ان کے بشر ہونیکی تصریح کی ہے تاکہ ان کی طرف الوہیت کو نسبت دینے کا شائبہ تک نہ رہے۔ چنانچہ تمام نبیوں کے سرتاج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے اپنے بشر ہونے کا اعلان فرمائیں۔

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (۱۶-۳) آپ لوگوں سے کہہ دیجیے کہ میں بس ایک بشر ہوں جیسے تم ہو۔

جب اعجاز قرآن اور سیرت مطہرہ نبوی سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت مبرہن ہو جاتی ہے اور انکار کی مجال باقی نہیں رہتی تو منکرین رسالت ان دلائل و براہین کے سامنے مبہوت و متحیر ہو کر آپ پر ایمان لانے کے لیے فوق العادہ چیزوں کا مطالبہ کرنے لگتے ہیں۔ اس پر آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ اپنے بشر ہونے کا اعلان فرمائیں۔

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا اور کافروں نے کہا کہ ہم تو تیری باتوں کا یقین

مِنَ الْاَرْضِ يَنْبُوْعًا اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا (بنی اسرائیل ۱۰)

جب ہوگا کہ تو ہمارے لیے زمین کے اندر سے ایک چشمہ جاری کرے یا کھجور اور انگور کا کوئی باغ ہو اور تو اس کے بیچ میں نہریں بہائے یا جیسا کہ تیرا دعویٰ ہے ہم پر آسمان کے ٹکڑے گرائے یا اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لا کھڑا کرے یا تیرے لیے سونے کا کوئی گھر ہو یا تو آسمان پر چڑھ جائے اور ہمیں تیرے آسمان پر چڑھنے کا یقین بھی جب ہوگا کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب اتار لائے جس کو ہم پڑھیں اے رسول تو ان سے کہدے کہ میرا خدا تمام عیبوں سے پاک ہے بھلا میں اس کے سوا اور کیا ہوں کہ ایک انسان ہوں (خدا کا) پیغام پہونچانے والا۔

قرآن میں جناب سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی خبر دی گئی اور آپ کے لیے موت اور قتل کی دو انسانی صفتیں بیان کی گئی ہیں جو بشری صفات میں سے ہیں:-

مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاۡىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ (آل عمران رکوع)

محمد صرف ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول گذر چکے ہیں کیا اگر وہ قضا کر جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟

حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ کے متعلق جاہلوں نے الوہیت کا جو اعتقاد گھڑ لیا تھا اس کی تردید کے لیے پرزور طریقہ سے کہا گیا کہ وہ دونوں انسان تھے اور انسانوں کی طرح کھانا کھاتے تھے۔

مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ

مریم کا بیٹا مسیح بس ایک رسول تھا اس سے پہلے

مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ - (مائدہ ع ۱۰)۔ اور بھی رسول گذر چکے ہیں اور اس کی ماں صدیقہ تھی اور یہ دونوں کھانا کھاتے تھے۔

کفار کہتے تھے کہ رسول کسی فرشتے کو ہونا چاہیے ان کے نزدیک یہ بڑے اچنبھے کی بات تھی کہ انہی جیسا ایک انسان پیغمبر ہو۔ اس لیے جب آنحضرت صلعم نے ان کے سامنے اپنی نبوت کا دعوی کیا تو انہوں نے آپ کے دعوے کو ماننے سے محض اس بنا پر انکار کر دیا کہ آپ انسان تھے اور معمولی انسانوں کی طرح چلتے پھرتے اور کھاتے پیتے تھے:۔

وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِى الْاَسْوَاقِ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا اَوْ يُلْقٰۤى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا - فرقان ۱ اور کافروں نے کہا کہ یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے؟ اس کے پاس کوئی ایسا فرشتہ کیوں نہ اتارا گیا جو اس کے ساتھ رہ کر لوگوں کو ڈراتا یا اس کے پاس غیب سے کوئی خزانہ اتر آتا یا اس کے پاس کوئی باغ ہوتا جس میں سے وہ کھاتا اس بنا پر ظالموں نے مسلمانوں سے کہا کہ تم لوگ تو ایک ایسے شخص کی پیروی کر رہے ہو جس پر جادو کر دیا گیا ہے۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس اعتراض کا جواب یہ بتایا جاتا ہے کہ کھانا کھانا اور بازاروں میں چلنا پھرنا صرف آپ ہی کی خصوصیت نہیں ہے بلکہ آپ سے پہلے بھی جتنے پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں سب کھانا کھانے والے اور بازاروں میں چلنے پھرنے والے لوگ ہی تھے:۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِى الْاَسْوَاقِ ۔ (فرقان ع ۲) اور تجھ سے پہلے ہم نے جتنے پیغمبر بھیجے وہ سب ہی کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔

اور کافروں کا یہ جو خیال تھا کہ بھلا انسان کیسے نبی ہو سکتا ہے تو اس کی تردید میں فرمایا گیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی جتنے پیغمبروں کو ہم نے بھیجا وہ سب انسان تھے اور ان میں کوئی بھی فرشتہ نہ تھا اور نہ ان کا جسم کھانا کھانے سے بے نیاز تھا اور نہ وہ ہمیشہ رہنے کے لیے پیدا کیے گئے تھے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خَالِدِينَ۔ (انبیاء ع ۱)

ہم نے تجھ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے ہیں وہ سب مرد آدمی ہوتے تھے جن کے پاس وحی بھیجی جاتی تھی اگر تم کو معلوم نہ ہو تو اہل کتاب سے دریافت کرلو۔ اور ہم نے ان پیغمبروں کا جسم ایسا نہیں بنایا تھا کہ کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے

کفار کا یہ بھی خیال تھا کہ وہ نبی ہی کیا جسے دائمی زندگی حاصل نہ ہو۔ معمولی انسانوں کی طرح بیمار ہونے والا اور قضا کر جانے والا آدمی بھی کہیں نبی ہو سکتا ہے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ أَفَإِن مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ (انبیاء ۳)

اور ہم نے تجھ سے پہلے بھی کسی بشر کے لیے ہمیشگی نہیں بنائی اگر تو مرجائے تو کیا یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے؟ موت کا مزہ تو ہر نفس کو چکھنا ہے۔

جب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوائے رسالت اور دعوت توحید و ایمان کی آواز اہل مکہ کے کانوں میں پہنچی تو جس شئے نے تسلیم رسالت اور قبول ایمان سے ان لوگوں کو باز رکھا وہ یہی خیال تھا کہ آپ بشر ہیں اور اللہ تعالیٰ کسی بشر کو رسول نہیں بنا سکتا۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ

جب لوگوں کے پاس ہدایت بھیجی گئی تو انھیں ایمان سے

الْهُدٰى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا
رَّسُوْلًا ۔ (بنی اسرائیل ۱۰)

روکنے والی چیز بجز اس کے اور کچھ نہ تھی کہ وہ کہتے تھے کیا اللہ نے انسان کو رسول بنا بھیجا ہے؟

جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں شریک ہو کر آپ کے تبلیغی احکام اور مواعظ حسنہ کو سنتے انھیں یہ کہہ کر سمجھایا جاتا تھا کہ تمہیں ہو کیا گیا ہے؟ اپنے ہی جیسے ایک انسان کو رسول مانے لیتے ہو؟

وَاَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا هَلْ هٰذَآ
اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ
تُبْصِرُوْنَ قَالَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي
السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ بَلِ افْتَرٰىهُ
بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ
اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ (انبیاء رکوع ۱)

ظالموں نے چپکے چپکے کہا کہ یہ شخص تمہی جیسا انسان تو ہے پھر کیا تم جانتے بوجھتے جادو کے اثر میں آ رہے ہو؟ رسول نے کہا میرے رب کو آسمان اور زمین کی ہر بات کا علم ہوتا ہے اور وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ کافروں نے تو یہاں تک کہا کہ یہ سب خواب کی باتیں ہیں بلکہ رسول نے جھوٹ گھڑ لیا ہے بلکہ وہ شاعر ہے اور اگر وہ اپنے دعوے میں سچا ہے تو ہمارے پاس اگلے رسولوں کی طرح کوئی نشانی لائے۔

جب کافروں نے یہ کہہ کر ایمان لانے سے انکار کر دیا کہ انسان کیونکر ہادی و پیغمبر ہو سکتا ہے تو ان کو بتایا گیا کہ پہلی قومیں اسی لیے دنیا و آخرت کے عذاب میں گرفتار ہوئیں کہ انہوں نے رسالت بشری کو تسلیم نہیں کیا تھا اگر تم بھی ویسا ہی کرو گے تو تمہارا بھی وہی حال ہوگا جو گذشتہ اقوام و امم کا ہوا۔

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ
قَبْلُ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ

کیا تم کو پہلے کافروں کا حال معلوم نہیں کہ انہوں نے اپنے کیے کا مزا چکھ لیا اور اب ان کے لیے سخت عذاب ہے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۔ (تغابن)

یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلی ہوئی دلیلیں لے کر آتے تھے مگر وہ انھیں یہ جواب دیتے تھے کہ کیا اب انسان ہماری ہدایت کریں گے؟ اپنا بنا پر ان لوگوں نے کفر اختیار کیا اور حق سے روگردانی کی پس اللہ نے بھی ان کی کچھ پروا نہ کی اور وہ ہے ہی بے نیاز و لائق حمد۔

قرآن مجید میں قریب قریب تمام انبیاء کے متعلق یہی بیان کیا گیا ہے کہ جاہلوں کو ان پر ایمان لانے سے بس یہی چیز روکتی رہی کہ وہ بشر کو نبی ماننے کے لیے تیار نہ تھے:-

قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۭ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۔

(ابراہیم - ۲)

کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ تم ہماری ہی طرح کے انسان ہو اور تم ہم کو ان بتوں کی پرستش سے روکنا چاہتے ہو جن کو ہمارے باپ دادا پوجا کرتے تھے۔ اس کے لیے تم ہمارے پاس کوئی واضح دلیل لاؤ۔ ان کے رسولوں نے جواب دیا ہم بھی یقیناً تمہاری ہی طرح کے انسان ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے نوازتا ہے اور ہم تمہارے سامنے بغیر حکم خدا کے کوئی معجزہ نہیں لا سکتے اور اللہ ہی پر تمام مسلمانوں کو توکل کرنا چاہیے۔

حضرت ہود علیہ السلام نے جب اپنی قوم کو بعث بعد الموت کی خبر دی تو اُن سے رؤسائے قوم نہایت برہم ہوئے اور تمام لوگوں کو ان کی اطاعت سے یہ کہکر منع کیا کہ وہ تو ایک آدمی ہے جیسے تم آدمی ہو وہ بھی وہی کھاتا پیتا ہے جو تم کھاتے پیتے ہو۔ بھلا وہ کیسے خدا کا رسول ہو سکتا ہے

اور اس کی پیروی کیسے کی جا سکتی ہے؟

وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِلِقَاءِ الْآخِرَةِ وَأَتْرَفْنَاهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ وَلَئِنْ أَطَعْتُم بَشَرًا مِّثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذًا لَّخَاسِرُونَ أَيَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنتُمْ تُرَابًا وَعِظَامًا أَنَّكُم مُّخْرَجُونَ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ۔ (مومنون ع ۳)

اور قوم ہود میں جو کافر رئیس تھے اور جنہوں نے آخرت کے آنے کی تکذیب کی تھی اور جن کو ہم نے دنیاوی زندگی میں دولت دی تھی انہوں نے کہا کہ یہ شخص تو تم ہی جیسا ایک انسان ہے وہی کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو اور وہی پیتا ہے جو تم پیتے ہو۔ اگر تم نے اپنے جیسے ایک انسان کی اطاعت کرلی تو تم خاسر ہوگئے۔ کیا وہ تم کو اس سے ڈراتا ہے کہ جب تم مرجاؤ گے اور مٹی اور ہڈیاں بن کر رہ جاؤ گے تو پھر پیدا ہوگے عقل سے بعید ہے عقل سے بعید ہے جس سے تم کو ڈرایا جاتا ہے۔ جو کچھ ہے وہ یہی ہماری زندگی ہے ہم میں کوئی مرتا ہے اور کوئی پیدا ہوتا ہے ہم موت کے بعد پھر زندہ نہ ہوں گے۔ یقیناً اس شخص نے اللہ پر جھوٹ تہمت باندھی ہے اور ہم ہرگز اس کو سچا باور نہ کریں گے۔

حضرت صالح علیہ السلام نے جب اپنی قوم کو اپنی رسالت کی خبر دی اور ان کو اتقا و اطاعت کا پیغام سنایا تو ان کی قوم نے ان سے جو کچھ کہا وہ یہ تھا۔

قَالُوا إِنَّمَا أَنتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ مَا أَنتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا۔ (شعراء ع ۸)

کافروں نے کہا کہ یقیناً تجھ پر کسی نے جادو کر دیا ہے تو تو ہماری طرح کا ایک آدمی ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو وعظ و نصیحت کی تو اس کا اثر یہ ہوا کہ دنیا میں جو لوگ ہیچ سمجھے جاتے تھے انہوں نے تو ایمان قبول کر لیا مگر امیروں اور رئیسوں نے ایمان لانے سے روگردانی کی اور کہا کہ یہ ایک معمولی آدمی ہے اس سے اس کا مقصد ناموری حاصل کرنا ہے اگر واقعی اللہ تعالیٰ کو ہماری رہبری مقصود ہوتی تو کسی فرشتہ کو رسول بنا کر بھیجتا۔ یقیناً اس آدمی کا دماغ ماؤف ہو گیا ہے۔

وَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا هٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيدُ أَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ۔ إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ بِهِ جِنَّةٌ (مومن-۲)

اس کی قوم کے رئیس کافروں نے کہا کہ یہ تو تمہاری ہی طرح کا ایک انسان ہے جو تم پر برتر ہو کر رہنا چاہتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کوئی رسول بھیجنا چاہتا تو ملائکہ کو بھیجتا۔ (انسان کا نبی ہونا) یہ تو ہم نے اپنے پچھلے بزرگوں سے کبھی سنا نہیں۔ یقیناً یہ شخص جنون میں مبتلا ہے۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے اصحاب الایکہ کو احکام الٰہی کی تبلیغ کی تو آپ کو یہ جواب دیا گیا:۔

قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۔ (شعراء ع ۱۰)

کافروں نے کہا یقیناً تجھ پر کسی نے جادو کر دیا ہے۔ ورنہ تو ہمارے ہی جیسا ایک انسان ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے برادر ہارون علیہ السلام کے ساتھ فرعون اور اس کے ارکان دولت کے پاس دعوت ایمان و توحید کی تبلیغ کے لیے گئے تو ان لوگوں نے ایمان لانے سے انکار کر دیا اور یہ کہا کہ یہ دونوں تو ہمارے ہی جیسے دو انسان ہیں بلکہ ان کی قوم تو ہماری غلام ہے۔

فَقَالُوا أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عَابِدُونَ (مومن ع ۳)

فرعون اور اس کے لوگوں نے کہا کیا ہم ان دو آدمیوں پر ایمان لائیں جو ہماری ہی طرح کے ہیں اور

ان دونوں کی قوم کے لوگ ہمارے غلام ہیں ۔

قرآن میں کس سادگی کے ساتھ نبی کی جگہ بشر کا لفظ اختیار کیا گیا ہے جہاں یہ کہا گیا ہے کہ کسی نبی کو یہ حق نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکم اور نبوت کی نعمت بخشے اور وہ لوگوں کو بندۂ خدا ہونے کے بجائے اپنی بندگی کا حکم دے ۔

مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَہُ اللّٰہُ الْکِتَابَ وَالْحُکْمَ	کسی بشر کا یہ کام نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ جب اسکو
وَالنُّبُوَّۃَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ کُوْنُوْا	کتاب اور سمجھ اور پیغمبری دے تو وہ لوگوں سے
عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلٰکِنْ کُوْنُوْا	یوں کہنے لگے کہ تم میرے بندے بن جاؤ بلکہ وہ تو
رَبَّانِیّٖنَ بِمَا کُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْکِتَابَ	یہ کہیگا کہ تم سب اللہ والے بن جاؤ اس سبب سے
وَبِمَا کُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ (آل عمران ۱۶)	کہ تم لوگ کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور کتاب کو پڑھتے ہو

قرآن میں انسان کے اس قدیم جاہلانہ خیال کا کہ رسول کو فرشتہ ہونا چاہیے صرف مختلف پہلوؤں سے جواب ہی نہیں دیا گیا ہے بلکہ اس کے سامنے اس حقیقت کو بھی ہویدا کیا گیا ہے کہ نبیوں اور رسولوں کے ارسال سے مقصد احکام الٰہی کی تبلیغ اور مرسل الیہم کی تعلیم و تربیت ہے اور اس مقصد کا حصول اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ انسانوں کے پاس انسان ہی رسول بن کر آئے اگر یہ نہ ہو تو ارسال رسل کا مقصد فوت ہو جائے ۔ چنانچہ منکرین نبوت نے جب یہ سوال اٹھایا کہ

اَبَعَثَ اللّٰہُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ؟	کیا اللہ نے انسان کو رسول بنا کر بھیجا ہے ؟
لَوْلَا اُنْزِلَ عَلَیْہِ مَلَکٌ ؟	اس کی تصدیق کے لیے اس پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا
مَا ھٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ ۔	یہ شخص تو تمہاری ہی طرح کا ایک آدمی ہے ۔
لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِکَۃً ۔	اگر ہمارا خدا کوئی رسول بھیجنا چاہتا تو فرشتہ کو رسول بنا کر بھیجتا

تو ان سب کے جواب میں یہ فرمایا گیا :-

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّ لَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۔

اگر ہم فرشتہ کو نبی بناتے تب بھی اس کو آدمی ہی بناتے اور جامۂ انسانیت کی ان تمام خصوصیات سے اس کو آراستہ کرتے جو عام انسانوں میں پائی جاتی ہیں۔

یعنی فطرت کا اقتضا یہی ہے کہ انسان کی ہدایت کے لیے انسان ہی کو رسول ہونا چاہیے۔ حتی کہ اگر فرشتہ کو رسول بنایا جاتا تو اس کو بھی ان تمام تعینات و تقییدات اور ان تمام کمزوریوں سے جو انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہیں آلودہ کر دیا جاتا تاکہ وہ انسانی دائرے میں رہ کر خدا کے قانون کی اطاعت کر کے بتائے۔ ایک دوسری جگہ منکرین نبوت بشری کے اسی اعتراض کا اس طرح جواب دیا گیا ہے۔

قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ۔ (۱۵-۱۱)

اگر اس زمین پر بجائے انسانوں کے فرشتے آباد ہوتے تو ہم البتہ ان پر آسمان سے کسی فرشتہ کو رسول بنا کر بھیجتے۔

مطلب بالکل صاف ہے کہ تبلیغ احکام دو متضاد جنسوں میں ناممکن ہے۔ یہی وجہ تھی کہ ہر نبی اسی قوم کے اہل زبان سے بھیجا گیا ہے جس قوم کی تبلیغ کے لیے وہ آیا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے۔

مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ

ہم نے ہر ایک رسول کو اسکی قوم کی زبان میں بھیجا۔

قوم عرب کے سامنے جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کی آواز بلند کی اور قریش کے لوگوں نے آپ پر ایمان لانے سے انکار کر دیا تو ان کو سمجھایا گیا کہ یہ رسول تمہاری ہی جنس کا آدمی ہے، قریش سے ہے اس کو تمہارے ساتھ بہت ہی الفت و محبت ہے یہ تم کو ہلاکت و بربادی سے بچانا چاہتا ہے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۔

تمہارے پاس ایک رسول آیا ہے جو تمہاری ہی جنس سے

عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ ہے تمہاری سختی اس پر گراں ہے وہ تم پر جان دینے والا ہے
بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ (توبہ آخر) دینے والا ہے مسلمانوں پر بڑا ہی مہربان نہایت رحم والا ہے

غرض کہ یہ امر بلا شک وشبہ ثابت ہے کہ انبیائے کرام بشر تھے اور تمام بشری اوصاف ان میں موجود تھے جس نے قرآن پڑھا ہے وہ توکسی طرح اس کا انکار نہیں کرسکتا۔ البتہ اس کے ساتھ یہ ماننا بھی ضروری ہے کہ نبیوں اور رسولوں میں وہ خصائص بھی ضرور موجود تھے جن سے عام انسان یقیناً محروم ہیں۔ مثلاً نزول وحی، ملائکہ رحمٰن سے ملاقات وگفتگو، واقعہ معراج، اور آپ کا یہ فرمانا کہ میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا اور یہ کہ میں تمہاری ہیئت کے مشابہ نہیں ہوں مجھکو میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔ علاوہ بریں گوناگوں معجزات کا ظہور جن سے عام انسان محروم ہیں اور ان کے ہر قول وفعل کا وحی الٰہی کے مطابق ہونا۔

مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ ان خصائص نبویہ کے باعث ہم ان کی بشریت کا انکار کردیں زیادہ سے زیادہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان کا باطن عام انسانوں کے باطن سے بہت بلند تھا ان کی پاک روحانیت عام لوگوں کی روحانیت سے بہت قوی تھی اور کیوں نہ ہو۔ غیر نبیوں کا کمال ان کے کسب واکتساب کا نتیجہ ہوتا ہے اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی روحانی چمک خاص مبدأ فیاض کی عطا کردہ ہوتی ہے اس معنی کو دوسرے الفاظ میں اگر ہم اس طرح ادا کریں تو غالباً غلط نہ ہوگا کہ انبیاء کرام چونکہ خالق ومخلوق کے درمیان وسائط کی حیثیت رکھتے تھے ان کا کام یہ تھا کہ وہ خدائے قدوس کے ہر ایک حکم وخبر اور وعدہ وعید کو اس کے بندوں تک پہنچائیں اور اسی لیے وہ رسول مقرر کیے گئے تھے لہٰذا وہ اپنی ظاہری جسمانیت میں خالص انسان تھے اور ان کے باطن کو ملکوتیت اور ملاءِ اعلیٰ سے نہایت گہرا لگاؤ تھا یہ اس لیے کہ اگر وہ اپنے ظاہر وباطن دونوں کے لحاظ سے معمولی انسان ہوتے تو ان پر وحی رب کا نزول کس طرح ہوتا اور ملائکہ رحمٰن سے ملاقات

وگفتگو کیونکر ہوتی اسی طرح اگر انکا ظاہر و باطن دونوں ملک وملاء اعلیٰ سے متعلق ومربتط ہوتا تو اپنے غیر جنس کو تبلیغ احکام کس طرح کرتے یہی سبب ہے کہ قرآن نے جہاں ان کی بشریت کی تصریح کی وہاں ان کی اس خصوصیت کو بھی بیان کر دیا جو ان کا روحانی و باطنی وصف تھا مثلاً انما انا بشر کے ساتھ یوحیٰ الیّ کی قید بھی لگادی گئی تاکہ معلوم ہو کہ آپکا باطن نزول وحی الٰہی کی صفت کیساتھ موصوف تھا جس سے عام لوگ محروم ہیں۔ کافروں نے خوارق ومستحیلات کا سوال کیا اور اس کے جواب میں آپ کو اپنی بشریت کے اعلان کا حکم دیا گیا تو اس کے ساتھ رسالت کا وصف بھی لایا گیا اور یہ کہا گیا قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ کُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا۔ اسی طرح آپ سے پہلے جو نبی گذر چکے تھے جب ان کی بشریت کا ذکر کیا تو ان میں بھی اس وصف خاص کو ظاہر کیا گیا جیسے کہ اس آیت سے صاف ظاہر ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ اور پھر قرآن میں ان کے معجزات بھی ذکر کیے گئے ہیں جن کا شمار خصائص نبویہ میں ہے اور وہ نبیوں اور رسولوں کے سوا کسی دوسرے کا حصہ نہیں۔

غرض مندرجہ بالا تصریحات سے عوام کے وہ غلط خیالات اور اوہام قطعاً دفع ہو جاتے ہیں جو عام پیغمبروں اور خصوصاً آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت انہوں نے قائم کر رکھے ہیں۔ اور اس سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ تمام انبیاء کرام اور جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اسی نوع انسانی کے افراد تھے جس کے افراد ہم آپ سب انسان ہیں البتہ ہمارے اور ان کے درمیان فرق اور عظیم الشان فرق اس لحاظ سے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی ورسول تھے اور اسی نبوت ورسالت کی بنا پر ان کے باطن کو ملاء اعلیٰ سے خاص تعلق ولگاؤ تھا لیکن اس تعلق کا یہ معنی نہیں کہ وہ حقیقۃً ملک ہی تھے۔ قرآن نے جس طرح ان کے بشر اور نبی ہونے کو بیان کیا اسی طرح وہیں کیا تو ان کے ملک ہونے کی نفی بھی کر دی ہے۔